© rasailojaraid.com

پروفیسر خالد شبیر احمد

غزل

ہم نے ہی ڈالی رسمِ جنوں ہم نے ہی جنوں اعجاز کیا
ہر ایک قدم تھا کوہِ گراں جب ہم نے سفر آغاز کیا

کیا رنگ جما تھا مقتل میں اک دھوم مچی تھی ہر جانب
جب ہم نے زباں زخموں میں رکھی اور زخموں کو اعزاز کیا

ہر گوشہ زمیں کا تھرایا اور گونج اٹھا تھا سارا جہاں
جب میرا جنوں شعلہ سا بنا اور شعلے کو آواز کیا

دنیا کی روش کے کیا کہنے یونہی تو بدلتی ہے دنیا
اک حرفِ ملامت اُس پہ بھی جس پر کہ صدیوں ناز کیا

وہ لمحہ بھی کیا لمحہ تھا کہ یاد کروں تو دل روئے
جب تیرے دل پر دستک دی اور تونے تھا در باز کیا

ہم خوگر ہیں طوفانوں کے ہر لہر بسیرا ہے اپنا
کیا خوب ہے ڈالی ریت ہم نے کیا یہ پیش انداز کیا

اس شہر جفا میں غم اوڑھے دن رات میں پھرتا رہتا ہوں
ہمدم ٹھہرا اب غم اپنا تو غم کو ہی دمساز کیا

ہر تیری ادا پہ دل جھوما ہر نقش تیرا تصویر بنا
جب تیرے دل کی باتوں کو آنکھوں نے تیری غماز کیا

وہ دیوانے آزادی کے تھے کون کہ جانوں پر کھیلے
کنجشکِ حریت کو کس نے شہپر باندھا ، شہباز کیا

بخشی ہے جنوں کی تابانی ہاں رخشِ بدن کو لیلیٰ کے
یوں لَو پہ آتش کی ناچے یوں سوز کو ہم نے ساز کیا

ہاں صحنِ چمن کا ہر پتا اب راز یہ جانے ہے خالدؔ
ہر شاخ کو خوں سے سینچا ہے گل کو محوِ ناز کیا

© rasailojaraid.com